مسند امام اعظم

محمد جنید انور

امام اعظم کے لقب سے ملقب شخصیت جس کا شہرہ چہار دانگ عالم میں کئی صدیوں سے ہے، فقہ حنفی کی بانی ہے۔ امام ابوحنیفہؒ (نعمان بن ثابت) کی شخصیت کو علمی دنیا کی تمام بڑی شخصیات نے ''امام اعظم فی الفقہ'' تسلیم کیا ہے۔

علم فقہ کے مدون اول آپ ہی ہیں۔ اس کے ساتھ علم حدیث میں بھی آپ کی حیثیت مسلّم ہے، آپ کی علمی تصنیفات اس پر شاہد ہیں۔ بعض حلقوں کی جانب سے مختلف ادوار میں آپ کی محدثانہ حیثیت پر نقد کیا گیا اور ''ابن الرائے'' کہہ کر آپ کے تبحر علمی کی نفی کی گئی، جب کہ غیر جانب داری سے واقعات کا تجزیہ کرنے والا محقق اور اہل علم یقیناً اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ آپ کی شخصیت کا محدثانہ پہلو بھی بہت عظیم الشان تھا اور آپ امام الائمہ فی الحدیث کے اعلیٰ ترین درجے پر فائز تھے۔ اس میدان میں کتاب الآثار اور مسند امام اعظم وہ عظیم کتابیں ہیں جو حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کی محدثانہ عظمت کی دلیل ہیں۔

انتیس جلیل القدر ائمہ حدیث کو یہ شرف اور افتخار حاصل ہے کہ انہوں نے اپنے اپنے طریق اور انداز سے امام اعظم ابوحنیفہؒ کی مسند کو جمع کیا۔ ان ائمہ عظام میں ابتدائی طور پر آپ کے بیٹے حماد، امام ابو یوسف، محمد بن حسن شیبانی اور حسن بن زیاد لؤلؤی رحمہم اللہ شامل ہیں۔ آنے والے ادوار میں بھی مختلف محدثین کرام نے آپ کی مسند کی جمع و تالیف کی عظیم الشان خدمت انجام دی۔

چوتھی صدی ہجری میں محمد بن مخلد الدوری، حافظ ابن عقدہ، حافظ ابن ابی العوام، عمر بن حسن اشنانی، محمد بن یعقوب حارثی، حافظ ابن عدی، محمد بن مظفر، طلحہ بن محمد، محمد بن ابراہیم مقری، حافظ دارقطنی، حافظ ابن شاہین، حافظ ابن مندہ نے مسند امام اعظم کی تالیف کی۔

پانچویں صدی ہجری میں حافظ ابونعیم اصفہانی، حافظ ابو بکر احمد بن محمد کلاعی، علی بن محمد ماوردی، حافظ خطیب بغدادی اور عبداللہ بن محمد انصاری نے یہ خدمت انجام دی۔

چھٹی صدی ہجری میں حافظ محمد بن حسین، ابن خسرو بلخی، محمد بن عبد الباقی انصاری، حافظ ابن عساکر دمشقی اور علی بن احمد مکی اس سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ ساتویں صدی ہجری میں امام ابو علی حسن بن محمد بکری کو مسند امام اعظم کی خدمت کا شرف حاصل ہوا۔

دسویں صدی ہجری میں حافظ شمس الدین محمد بن عبد الرحمٰن سخاویؒ اس سعادت سے سرفراز ہوئے اور گیارہویں صدی ہجری میں یہ سعادت امام عیسیٰ بن محمد ثعالبی رحمہ اللہ کے حصے میں آئی۔

صرف مسانید امام اعظم کا ہی اتنا کثرت سے ہونا امام اعظمؒ کی عظمت محدثانہ کے لئے کافی ہے۔ یہاں ایک سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ اگر امام اعظمؒ کی محدثانہ حیثیت اتنی معتبر اور مستند نہ تھی تو اتنے بڑے محدثین کرام نے آپ کی مسند کو جمع کیوں کیا؟ اور انہیں یہ ضرورت یوں محسوس ہوئی کہ جس شخص کے پاس احادیث کا ذخیرہ نہیں تھا، اس کی طرف احادیث منسوب کرکے اپنے لئے جہنم کا سامان کریں اور دنیا میں بھی مشقت اٹھائیں۔

زیر نظر مقالے میں پہلے حضرت امام اعظمؒ کی مختصر سوانح، پھر مسانید امام اعظم کی تعداد اور ان کا مختصر تعارف اور آخر میں پاکستان کے دینی مدارس میں متداول اور شامل درس مسند امام اعظم کا تعارف کرایا جائے گا۔ مسند امام اعظم کا یہ تیسرا اول نسخہ دراصل امام حارثی کی مسند کی مرتب شدہ شکل ہے، جس میں سے مکررات کو علامہ حصکفی نے حذف کیا اور پھر علامہ عابد سندھی رحمہ اللہ نے اسے فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب کیا۔

امام اعظمؒ کی مختصر سوانح

امام اعظم کی ولادت سن ۸۰ ہجری میں ہوئی۔ (۱) آپ کا اسم گرامی نعمان، کنیت ابو حنیفہ اور لقب امام اعظم ہے (۲) امام اعظم نے تقریباً چار ہزار اساتذہ سے علم الحدیث حاصل کیا۔ امام اعظم کے شیوخ کی یہ تعداد امام موفق بن احمد المکی نے "مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ" میں (۳) امام خوارزمیؒ نے "جامع المسانید" میں (۴) اور امام کردریؒ نے "مناقب الامام اعظم ابی حنیفہؒ" میں ذکر کی ہے۔ (۵)

امام اعظم کے چند اکابر شیوخ حدیث کے نام درج ذیل ہیں۔

عطاء بن ابی رباح، ابو اسحاق سبیعی، محارب بن دثار، عبد الرحمٰن بن ہرمز زاج، عکرمہ مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہ، نافع مولیٰ ابن عمرؓ، عامر بن شراحیل شعبی، عطیہ عوفی،

عدی بن ثابت، عمرو بن دینار، سلمہ بن کہیل، قتادہ بن دعامہ، منصور بن معتمر، امام محمد بن علی باقر، امام جعفر الصادق، سماک بن حرب اور دیگر ائمہ رحمہم اللہ۔(۶)

چار ہزار شیوخ رکھنے والی ہستی اگر صرف ایک ایک حدیث ہی ایک شیخ سے لے لے تو چار ہزار کی تعداد تو یہیں پوری ہو جاتی ہے۔ نیز امام صاحب کی ذہانت اور علمی حرص وطلب کو دیکھتے ہوئے یہ کیسے ممکن ہے کہ ان محدثین کرام کے پاس آپ نے سال ہا سال قیام کیا ہو اور ان سے علم حدیث پر انتہائی قلیل مواد اخذ کیا ہو۔ حقیقت میں یہ آپ کی علمی عظمت، مرتبے اور مقام پر کھلا بہتان ہے۔

آپ کے تلامذہ کی تعداد بھی ہزاروں تک پہنچتی ہے۔ ذیل میں آپ کے ہونہار اور مشہور محدث تلامذہ کے نام ذکر کئے جاتے ہیں۔

سفیان سعید ثوری، عبداللہ بن مبارک، حماد بن زید، ہیثم بن بشیر، وکیع بن جراح، عباد بن عوام، جعفر بن عون، جریر بن حازم، سلم بن خالد، ابو معاویہ، ابو عبدالرحمٰن مغری، یزید بن ہارون، علی بن عاصم، قاضی ابو یوسف، محمد بن حسن الشیبانی، عمرو بن محمد عنقزی، عبدالرزاق بن ہمام رحمہم اللہ۔(۷)

حافظ عبدالقادر بن ابی الوفاء قرشی لکھتے ہیں:

روی عن ابی حنیفةؒ ونقل مذهبه نحو من اربعة آلاف نفر (۸)

تقریباً چار ہزار افراد نے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا اور فقہ حنفی کو نقل کیا۔

آپ کی پوری زندگی علوم نبویہ کی خدمت ترویج میں گزری، وہ علمی انقلاب جو آپ نے اپنی کوششوں سے برپا کیا آج تک اپنی آب وتاب سے علمی دنیا کی تشنگی کو سیراب کر رہا ہے۔

آپ کی وفات رجب، یا شعبان ۱۵۰ھ میں ستر برس کی عمر میں بغداد میں ہوئی۔(۹)

مسانید امام اعظم

اصطلاحی طور پر مسند اس کتاب حدیث کو کہا جاتا ہے جس میں محدث نے صحابی، تابعی یا شیخ کے شیوخ سے مروی احادیث کو بغیر موضوع، عنوان کے الگ الگ جمع کیا ہو۔ جیسے مسند احمد بن حنبل، مسند بزار، مسند طیالسی وغیرہ۔

متقدمین علمائے کرام نے مسانید امام اعظم کے بارے میں مختلف اعداد وشمار ذکر کئے ہیں۔

ان تمام روایات کا احاطہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہ سے مروی مسانید کی تعداد ۱۴ سے لے کر ۱۷ تک ہے، ذیل میں ہم ان متقدمین علماء وائمہ کرام کی تحقیقات کا خلاصہ پیش کریں گے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب ''المعجم المفھرس'' میں متعدد اسناد سے امام ابوحنیفہؒ کی چار مسانید اور آپ کی صحابہ سے روایات پر مبنی دو اجزا کا ذکر کیا ہے۔(۱۰) سید محمد مرتضیٰ زبیدی نے اپنی کتاب عقود الجواہر المنفیۃ کے مقدمے میں تحریر کیا ہے:

میں نے اس کتاب کو امام ابوحنیفہؒ سے منسوب ان ۱۴ مسانید سے تخریج کیا ہے۔ جنہیں ائمہ حدیث نے جمع کیا ہے۔(۱۱)

امام ابوالمؤید خوارزمی نے ''جامع المسانید'' میں امام اعظمؒ سے مروی ۱۵ مسانید کو جمع کیا ہے۔ وہ اس کتاب کے مقدمے میں لکھتے ہیں:

میں نے ارادہ کیا ہے کہ (اس کتاب میں) امام ابوحنیفہؒ کی ان پندرہ مسانید کو جمع کروں جنہیں نام ور محدثین نے امام صاحب کی نسبت سے جمع کیا ہے۔(۱۲)

محمد بن یوسف صالحیؒ اپنی کتاب ''عقود الجمان'' کے باب ۲۳ میں امام ابوحنیفہؒ سے مروی شدہ ۱۷ مسانید کا ذکر یوں کرتے ہیں۔

فصل: فی بیان المسانید التی خرجھا الحفاظ من حدیث والذی اتصل بنا منھا سبعة عشر مسنداً (۱۳)

امام اعظم کی ان مسانید کا بیان جن کی حفاظ حدیث نے تخریج کی ہے اور جن سے ہمارا اتصال ہوا ہے، ان کی تعداد سترہ ہے۔

امام ابن عابدین شامیؒ نے بھی مسانید امام اعظم کی تعداد سترہ بیان کی ہے۔ وہ تحریر کرتے ہیں:

واسند الامام ابو البصر ایوب الخلوتی مسانید الامام ابی حنیفه واوصلھا الی سبعة عشر مسنداً فراجعھا من ثبته (۱۴)

امام ابوالبصر ایوب الخلوتی نے امام ابوحنیفہؒ کی ۱۷ مسانید کو متصل سند کے ساتھ نقل کر کے اپنے ثبت میں جمع کیا ہے۔

دور حاضر میں تحقیق کے میدان میں آسانی، ذرائع آمد و رفت و مواصلات کی فراوانی اور کتابوں کے حصول میں سہولت ہو جانے کے باعث بہت سی آسانیاں حاصل ہو گئی ہیں، ان ہی کی

بہ دولت جدید لٹریچر میں امام اعظم کی مسانید کے بارے میں جس تحقیق کا ثبوت ملتا ہے اس کے مطابق امام اعظم سے مروی مسانید کی تعداد ۲۹ تک جا پہنچی ہے۔ ذیل میں ہم ان ہی مسانید کا تذکرہ کریں گے۔

۱۔ مسند امام حماد بن ابی حنیفہ (م ۱۷۶ھ)

یہ امام ابوحنیفہؒ کے صاحب زادے ہیں، انہوں نے اپنے والد کی مسند جمع کی ہے۔ امام محمد بن محمود خوارزمی نے اپنے چار مشائخ کے متصل طرق سے مسند حماد تک سند بیان کی ہے۔ وہ چار شیوخ یہ ہیں۔ ۱۔ تقی الدین یوسف بن احمد اسکاف۔ ۲۔ موفق الدین ابوعبداللہ محمد بن ہارون شبلی۔ ۳۔ جمال الدین ابوالفتح نصر اللہ بن محمد بن الیاس انصاری۔ ۴۔ نجم الدین ابو غالب مظفر بن محمد بن الیاس (۱۵)

حافظ ابن حجر عسقلانی نے بھی اپنے شیخ ابومحمد عبدالعزیز بن محمد بن محمد شروطی کے طریق سے اتصالِ سند کے ساتھ امام حماد کی مسند ابی حنیفہ کا ذکر کیا ہے۔ (۱۶) امام محمد صالحی شامی نے بھی اپنے شیخ ابوفارس بن عمر مکی شافعی کے متصل سند سے امام حماد کی سند کا تذکرہ کیا ہے۔ (۱۷)

۲۔ مسند قاضی ابو یوسفؒ

اپنے استاد کے قابل فخر اور ہونہار شاگرد رشید نے بھی استاد کی مسند کو جمع کیا ہے۔ انہوں نے امام اعظمؒ سے فقہ کے ساتھ علم حدیث کا ایک بڑا حصہ حاصل کیا۔ امام خوارزمی نے اپنے تین، شیوخ ابومحمد یوسف بن ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی بن الجوزی، ابومحمد ابراہیم بن محمود بن سالم اور ابوعبداللہ محمد بن علی بن بقا و دیگر شیوخ کے طرف سے متصل سند کے ساتھ قاضی ابو یوسف کی مسند کا تذکرہ کیا ہے۔ (۱۸) امام محمد بن یوسف صالحی نے بھی اپنے شیخ ابوالفضل عبدالرحیم بن محمد اوجاقی کے طریق سے مسند ابو یوسف کا ذکر کیا ہے۔ (۱۹)

واضح رہے کہ یہ کتاب اپنی جگہ ایک مستقل تصنیف ہے اور کتاب الآثار سے الگ ہے۔ جیسا کہ اوپر والے حوالوں سے ثابت ہوتا ہے، اگر چہ حافظ عبد القادر بن ابی الوفا قرشی نے مسند ابو یوسف کے بہ جائے امام ابو یوسف کی کتاب الآثار کا تذکرہ کیا ہے۔ (1/91) اب رہی یہ بات کہ کتاب الآثار اور مسند ابی یوسف الگ الگ کتابیں ہیں یا ایک ہی کتاب کے دو مختلف نام ہیں؟ اس سلسلے میں دونوں باتیں ممکن الوقوع ہیں۔ پہلی بات یہ کہ کتاب الآثار ایک مستقل کتاب ہے جو

بہ آسانی دست یاب ہے جب کہ مسند ابو یوسف فی الحال دست یاب نہیں ہے۔ دوسری بات یہ بھی ممکن ہے کہ یہ ایک ہی کتاب کے دو نام ہوں۔ اسی التباس کا تذکرہ کرتے ہوئے کتاب الآثار کے مقدمے میں علامہ ابوالوفا افغانی تحریر فرماتے ہیں:

ویحتمل، واللہ اعلم، أن یکون کتابا واحداًرواہ عنه عمر و ویوسف کلاھما، ویسمی باسمین کروایات المؤطا (۲/۱۹)

(اس بات کا) امکان ہے کہ اور اللہ سب سے بہتر جانتا ہے کہ ایک ہی کتاب کو عمرو بن ابی عمرو اور یوسف بن یعقوب نے روایت کیا ہو اور اسے دو نام دے دیئے گئے ہوں جس طرح کہ مؤطا امام مالک کی روایات کے ساتھ ہوا ہے۔

۳۔۴۔ مسند و آثار محمد بن حسن شیبانیؒ

آپ فقیہ عراق کے لقب سے مشہور اور امام اعظم کے شاگرد ہیں۔۱۳۲ھ میں وسط میں پیدا ہوئے اور کوفے میں تعلیم و تربیت حاصل کی۔

امام محمد کی مسند و آثار کے بارے میں بھی اس قسم کا التباس ہوتا ہے جیسا امام ابو یوسف کی مسند و آثار کے بارے میں سامنے آیا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے، کہ یہ دونوں الگ الگ کتابیں ہیں۔ امام خوارزمی نے ان دونوں کتابوں کا تذکرہ متصل اسناد کے ساتھ کیا ہے۔ انہوں نے امام احمد کی مسند کو ''نسخہ محمد'' کہہ کر ذکر کیا ہے یہی کتاب مسند محمد کے نام سے معروف ہے۔ امام خوارزمی نے اسے اپنے تین شیوخ ابو محمد یوسف بن ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی بن الجوزی، ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالم اور ابو عبداللہ محمد بن علی بن بقا کے طرق سے متصل روایت کیا ہے۔(۲۰) امام خوارزمی نے امام محمد کی ''کتاب الآثار'' کا دو طرق سے ذکر کیا ہے۔(۲۱)

شام کے جلیل القدر محدث امام محمد بن یوسف صالحی نے بھی امام محمد شیبانی کی دونوں تصانیف کا تذکرہ کیا ہے۔ انہوں نے مسند محمد کا ذکر اپنے شیخ عبدالعزیز بن عمر بن محمد ہاشمی کی متصل سند کے ساتھ کیا ہے، جب کہ ''کتاب الآثار'' کا ذکر دیگر طرق سے کیا ہے۔(۲۲)

۵۔ مسند امام حسن بن زیا اللؤلؤی (م۲۰۴ھ)

آپ امام اعظم کے قابل استناد شاگرد ہیں۔ آپ کی جمع کردہ مسند امام اعظم کو امام خوارزمی نے اپنے چار شیوخ کے طرق سے متصل سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔(۲۳)

حاجی خلیفہ نے اپنی کتاب میں امام لؤلؤی کی مسند امام اعظم کا نام درج کیا ہے۔(۲۴) امام محمد بن یوسف صالحی شامی نے بھی اپنے چاروں شیوخ سے امام حسن بن زیاد لؤلؤی تک متصل سند کو ذکر کیا ہے۔(۲۵)

۶۔مسند محمد بن مخلد الدوری (م ۳۳۱ھ)

حافظ ابو عبداللہ محمد بن مخلد بن حفص الدوری کی ولادت ۲۳۳ھ میں ہوئی۔ آپ کا تعلق بغداد سے تھا اور ایک جلیل القدر محدث تھے۔ خطیب بغدادی نے ''تاریخ بغداد'' میں ابن مخلد کی مسند ابی حنیفہ کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے محمدؒ بن احمد بن الجہم کے تذکرے میں لکھا ہے:

روی عنه محمد بن مخلد الدوری فی مسند ابی حنیفه (۲۶)

محمد بن مخلد الدوری نے ان سے مسند ابی حنیفہ میں روایت کیا ہے۔

اسی طرح احمد بن محمد بن جہم بلخی کے ترجمے میں تحریر کیا ہے۔

روی عنه محمد بن مخلد الدوری فی مسند ابی حنیفه الذی جمعهٗ(۲۷)

محمد بن مخلد الدوری نے ان سے مسند ابی حنیفہ میں روایت کیا ہے، یہ مسند انہوں نے جمع کی ہے۔

اس طرح کے کلمات خطیب بغدادی، محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمن مسروقی کے ترجمے میں لکھے ہیں۔(۲۸) اس کے علاوہ شیخ محمد الحسن طونکی نے بھی محمد بن مخلد الدوری کی مسند ابی حنیفہ کا ذکر کیا ہے۔(۲۹) اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ محمد بن مخلد الدوری نے مسند امام اعظم کو جمع کیا تھا۔

۷۔مسند امام ابن عقدہؒ (م ۳۳۲ھ)

آپ کا تعلق کوفے سے تھا، کنیت ابو العباس اور نام احمد بن محمد ہے، آپ کی ولادت کوفے میں ۲۴۰ھ میں ہوئی۔ آپ ایک بلند پایہ حافظ حدیث، علوم حدیث کے ماہر اور صاحب تصانیف تھے۔ ان کے حلقہ تلامذہ میں بڑے بڑے محدثین کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔(۳۰)

حافظ ذہبیؒ نے ابو جعفر طوسی کے حوالے سے حافظ ابن عقدہ کی تصانیف میں اخبار ابی حنیفہ کا بھی تذکرہ کیا ہے۔(۳۱)

حافظ بدرالدین عینی مسند ابن عقدہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ان مسند ابی حنیفه لابن عقده یحتوی وحده علی مایزید عن الف حدیث (۳۲)

امام ابن عقدہ کی تنہا مسند ابی حنیفہ کی ہی احادیث ایک ہزار سے زائد ہیں۔

حافظ خطیب بغدادی، حافظ بن حجر عسقلانی اور ابوالقاسم حمزہ بن یوسف سہمی نے امام ابن ابن عقدہ کے طریق سے امام اعظم ابوحنیفہؒ سے مروی احادیث کو روایت کیا ہے۔(۳۳)

۸۔مسند امام عبداللہ بن ابی العوام (۳۳۵ھ)

آپ کا پورا نام عبداللہ بن محمد بن احمد سعدی ابن ابی العوام تھا۔آپ نے بھی امام ابوحنیفہ کی مسند کو جمع کیا۔آپ نے امام نسائی اور امام طحاوی وغیرہما سے حدیث کا سماع کیا۔امام خوارزمی نے اپنی ذکر کردہ مسانید میں پندرہویں نمبر پر ان کی مسند کا تذکرہ کیا ہے اور انہوں نے اسے اپنے پانچ شیوخ سے نقل کیا ہے۔(۳۴)

مشہور سیرت نگار و محدثِ شام امام محمد بن یوسف صالحی نے اپنے دو شیوخ ابوالفارس بن عمر علوی اور ابوالفضل بن اوجاقی کے طرف سے مسند ابن ابی العوام کا ذکر کیا ہے۔(۳۵)

امام خوارزمی اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے اسے ''مسند'' کا نام دیا ہے(۳۶) جب کہ امام زیلعی اور امام صالحی نے اسے کتاب ''فضائل ابی حنیفہ'' کا ایک باب ذکر کیا ہے۔(۳۷)

یہ کوئی التباس والی بات نہیں ہے۔ممکن ہے کہ امام ابن ابی العوام نے مسند کی تالیف علیحدہ کی ہو اور فضائل پر الگ کتاب لکھی ہو۔اور اس بات کا بھی امکان ہے کہ انہوں نے فضائل ابی حنیفہ میں مسند کے عنوان سے باب باندھا ہو اور اس کے بعد اسے علیحدہ طور پر تصنیف بھی کیا ہو۔ اس طرح کی امثال علمی دنیا میں عام ہیں۔بہ ہر حال دونوں صورتوں میں ''مسند ابن ابی العوام'' کا وجود یقینی طور پر ثابت ہے۔

۹۔مسند امام عمر بن حسن اشنانیؒ (م ۳۳۹ھ)

آپ کی ولادت ۳۵۹ یا ۲۶۰ھ میں بغداد میں ہوئی، آپ کا مکمل نام ابوحسن عمر بن حسن بن عی مالک اشنانی ہے۔آپ نے بھی مسند امام اعظم کو جمع کیا ہے۔امام خوارزمی نے اپنے تین شیوخ کے طرق سے متصل سند کے ساتھ آپ کی مسند امام اعظم کو نقل کیا ہے۔(۳۸) امام محمد بن یوسف

صالحی نے اپنے شیوخ عبدالرحیم بن محمد بن محمد ارجانی اور عمر بن حسن بن عمر ثوری کے طرق سے متصل اسناد کے ساتھ امام عمر اشنانی کی مسند کی تخریج کی ہے۔(۳۹) علامہ سید مرتضیٰ زبیدی نے بھی اپنی کتاب کے مقدمے میں مسند عمر اشنانی کا تذکرہ کیا ہے۔(۴۰)

۱۰۔امام عبداللہ بن محمد حارثی (۳۴۰ھ)

آپ کا مکمل نام ابومحمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب بن الحارث بن خلیل الحارثی ہے۔آپ کا تعلق ماوراء النہر سے ہے، ولادت ۲۵۸ھ میں ہوئی۔آپ نے مسند ابی حنیفہ کو جمع کیا ہے اور اس پر ائمہ کرام نے تصریحات ذکر کی ہیں۔

امام خوارزمی نے اپنے چار شیوخ سے متصل مسند کے ساتھ مسند حارثی کو اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔(۴۱)

امام ذہبی تذکرہ الحفاظ میں امام قاسم بن اصبغ اموی قرطبی کے ترجمے میں ان کا سن وصال ۳۴۰ھ لکھنے کے بعد تحریر کرتے ہیں:

> اس سال ماوراء النہر کے مشہور عالم اور محدث امام علاقہ ابومحمد عبداللہ بن محمد یعقوب بن الحارث الحارثی البخاری کا وصال ہوا، جو الاستاذ سے لقب سے معروف تھے، انہوں نے مسند امام ابوحنیفہ کو جمع کیا، ان کی عمر ۸۲ سال تھی۔(۴۲)

امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

> تین سو سال بعد حافظ حدیث ابومحمد الحارثی نے امام ابوحنیفہ کی احادیث پر خصوصی توجہ مرکوز کر کے انہیں ایک جلد میں جمع کر دیا اور اسے شیوخ ابی حنیفہ کے مطابق ترتیب دیا۔(۴۳)

امام صالحی نے عقود الجمان میں ذکر کردہ ۱۷ مسانید میں سب سے پہلے اسی مسند کا ذکر کیا ہے اور اسے اپنے متصل سند کے ساتھ اپنے دو شیوخ سے روایت کیا ہے(۴۴)

امام عجلونیؒ نے اپنی کتاب میں ''ادراؤ الحدود بالشبہات'' (حدود کو شبہات سے ٹالو) والی حدیث نقل کرنے کے بعد تحریر کیا ہے:

رواہ الحارثی فی مسند ابی حنیفہ عن ابن عباس مرفوعاً (۴۵)

اس حدیث کو امام حارثی نے حضرت عبداللہ بن عباس سے مرفوعاً مسند ابی حنیفہ میں

روایت کیا ہے۔

۱۱۔مسند امام عبداللہ بن عدی جرجانی (م ۳۶۵ھ)

آپ کی ولادت ۲۷۷ھ میں ہوئی، تعلق جرجان سے تھا، اور مکمل نام ابو محمد عبداللہ بن عدی بن عبداللہ تھا۔ آپ نے بہت سے کبار محدثین سے حدیث کا سماع کیا اور اپنے زمانے کے مشہور محدث بنے۔ آپ نے مسند امام اعظم کی تالیف بھی کی جس کے دلائل درج ذیل ہیں۔

امام صالحی نے اپنے شیخ ابوحفص عمر بن حسن بن عمر نووی کے طریق سے متصل اسناد کے ساتھ اس مسند کی تخریج کی ہے۔(۴۶)

امام خوارزمیؒ نے ابو محمد حسن بن احمد بن ھبۃ اللہ کے طریق سے اتصال مسند کے ساتھ امام ابن عدی کی مسند امام اعظم کا تذکرہ کیا ہے۔(۴۷)

علامہ عیسیٰ ابن ابوبکر ایوبی (م ۶۲۴ھ) نے بھی اپنی کتاب میں امام ابن عدی کی تالیف کردہ مسند ابی حنیفہ کا تذکرہ کیا ہے۔(۴۸)

۱۲۔مسند امام محمد بن مظفرؒ (م ۳۷۹ھ)

آپ بغداد میں سن ۲۸۶ھ میں پیدا ہوئے، مکمل نام ابوالحسین محمد بن المظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد تھا۔ بغداد کے مشہور محدثین میں سے ہیں۔

آپ نے بھی علمی میدان میں مسند امام اعظم کی تالیف فرما کر ایک عظیم علمی خدمت سرانجام دی۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے مسند ابی حنیفہ لحافظ ابوالحسین بن المظفر کا تذکرہ کیا ہے(۴۹)

حاجی خلیفہ نے بھی مسند ابن المظفر کا ذکر کیا ہے۔(۵۰) امام خوارزمی نے بھی اپنے چار شیوخ سے متصل سند کے ساتھ مسند ابن المظفر کو نقل کیا ہے۔(۵۱)

۱۳۔مسند امام طلحہ بن محمد (م ۳۸۰ھ)

آپ کی ولادت ۲۹۱ھ میں ہوئی، تعلق بغداد سے تھا، اور مکمل نام ابو قاسم طلحہ بن محمد بن جعفر تھا۔ آپ نے محمد بن حسین اشنانی، ابو قاسم لغوی، عبداللہ بن زیدان اور ابوبکر بن ابوداؤد وغیرہم سے علم حدیث حاصل کیا۔ آپ نے مسند امام اعظم کی تالیف بھی کی، جسے امام خوارزمی نے اپنے شیوخ یوسف بن عبدالرحمٰن الجوزی، قاضی فخر الدین نصر اللہ بن علی، ابو منصور عبدالقادر بن ابونصر

قزوین اور یوسف بن احمد سے بہ طریق مناولہ روایت کیا ہے۔(۵۲)

انہوں نے اس مسند ابی حنیفہ کو حروف تہجی کے اعتبار سے تالیف کیا تھا۔(۵۳) حاجی خلیفہ نے بھی اس مسند کا ذکر کیا۔(۵۴) امام صالحیؒ نے ابوحفص عمر بن حسن بن عمر ثوری کے طریق سے اتصالِ سند کے ساتھ امام طلحہ کی مسند کا ذکر کیا ہے۔(۵۵)

۱۴۔مسند امام محمد بن ابراہیم مقری (م ۳۸۱ھ)

آپ کی ولادت ۲۸۵ھ میں ہوئی، تعلق اصبہان سے تھا اور ۳۰۰ھ کے اوائل سے ہی آپ نے حدیث کا سماع شروع کر دیا تھا۔

آپ کے بارے میں ابن نقطہ حنبلی کہتے ہیں:

جمع مسند ابی حنیفه (۵۶)

آپؒ نے مسند ابی حنیفہ کو جمع کیا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رقم طراز ہیں:

اس طرح حافظ ابوبکر بن المنصری نے امام ابوحنیفہ سے مرفوع روایات کی تخریج کی ہے، ان کی تصنیف حارثی کی تصنیف سے چھوٹی ہے۔(۵۷)

امام ذہبی امام ابن المقری کے تعارف میں لکھتے ہیں۔

قد صنّف مسند ابی حنیفه (۵۸)

آپ نے مسند ابی حنیفہ تصنیف کی ہے۔

امام صالحی نے بھی اپنے دو شیوخ سے مسند ابن المقری کو نقل کیا ہے۔(۵۹)

۱۵۔مسند امام دارقطنی

آپ کی ولادت بغداد کے ایک محلے دارقطن میں ۳۰۶ھ میں ہوئی۔اسی نسبت سے دارقطنی کہلاتے ہیں۔مکمل نام ابوالحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان بن دینار بن عبداللہ تھا۔حدیث میں آپ کی تصنیف ''السنن'' ممتاز مقام رکھتی ہے۔اس کے علاوہ علم حدیث کی آپ نے دیگر بہت سی خدمات بھی انجام دیں۔آپ نے امام اعظم کی مسند کو بھی جمع کیا ہے۔

علامہ زاہد الکوثری مسند دارقطنی کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں۔

کان الخطیب نفسه حینما رحل الی دمشق استصحب معه مسند ابی

حنیفه للدار قطنی (۶۰)

خطیب بغدادی جس وقت بہ ذات خود سفر کر کے دمشق گئے تو ان کے پاس امام دار قطنی کی مسند ابوحنیفہ بھی تھی۔

امام دارقطنی کے مسند ابی حنیفہ کی تدوین پر دلیل یہ بھی ہے کہ انہوں نے اپنی مشہور کتاب ''السنن'' میں تقریباً ۱۳۰ احادیث امام اعظم کے طریق سے روایت کی ہیں۔

۱۶۔ مسند امام ابن شاہین (م ۳۸۵ھ)

آپ کی ولادت ۲۹۷ھ میں ہوئی اور ۳۰۸ھ میں پہلی مرتبہ حدیث کا سماع کیا، مکمل نام ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان بغدادی المعروف ابن شاہین ہے۔ آپ نے مسند امام اعظم کو جمع کیا ہے۔ اس سلسلے میں آپ اپنی تصنیفات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

میں نے ۳۳۰ کتب لکھی ہیں، ان میں سے تفسیر کبیر ایک ہزار جز، مسند ایک ہزار پانچ سو جز، تاریخ ڈیڑھ سو جز، اور زہد ایک سو اجزا پر مشتمل ہے۔ (۶۱)

خطیب بغدادی جس وقت بغداد سے دمشق تشریف لے گئے تو ان کے پاس اس وقت ابن شاہین کی جمع کردہ مسند ابی حنیفہ موجود تھی۔ (۶۲)

۱۷۔ مسند امام ابن مندہ (م ۳۹۵ھ)

آپ کا سن ولادت ۳۱۰ھ یا ۳۱۱ھ ہے۔ تعلق اصبہان سے تھا اور مکمل نام ابوعبداللہ محمد بن یعقوب اسحاق بن ابوعبداللہ محمد بن یحییٰ بن مندہ ہے۔ سب سے پہلے حدیث کا سماع ۳۱۸ھ میں کیا۔ آپ نے ۱۷۰۰ سے زائد شیوخ سے علم حدیث کا اکتساب کیا۔ آپ ایک بلند پایہ محدث اور حافظ حدیث تھے۔ آپ کی تصانیف بھی کافی زیادہ تھیں۔

آپ نے مسند امام اعظم کو بھی جمع کیا ہے۔ ڈاکٹر فواد سیزگین نے مسانید ابوحنیفہ کا ذکر کرتے ہوئے ابوعبداللہ محمد بن اسحاق بن مندہ کی مسند ابی حنیفہ کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ ان کے مطابق مسند ابی حنیفہ ابن مندہ کا یہ نسخہ (مخطوطے کی صورت میں) باتافیا جکارتا کی لائبریری میں حدیث کے باب میں ج۱، رقم ۲۷۶ کے زیر عنوان محفوظ ہے۔ (۶۳)

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ امام حارثی کی مسند ابی حنیفہ کو بھی حافظ ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔ مسند حارثی میں پہلی حدیث ہی امام ابن مندہ نے حارثی کے طریق سے امام ابوحنیفہ سے

ہوتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل بیان کی ہے۔(۶۴)

۱۸۔ مسند امام ابونعیم اصبہانی (م ۴۳۰ھ)

امام ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق مہران اصبہان سے میں ۳۳۶ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ حدیث کے بہت بڑے عالم اور المستخرج علی الصحیحین، دلائل النبوۃ اور حلیۃ الاولیا وطبقات الاصفیا جیسی عظیم الشان تصانیف کے مصنف بھی ہیں۔ آپ نے امام اعظم رحمہ اللہ کی احادیث مبارکہ کو بھی اپنی تالیف کردہ مسند میں جمع کیا ہے۔

امام خوارزمی نے چار شیوخ کی متصل سند کے ساتھ امام ابونعیم کی مسند ابی حنیفہ کو روایت کیا ہے۔(۶۵)

امام صالحی شامی نے اپنے شیخ ابوالفتح جمال الدین ابراہیم بن ابوالفتح نقشبندی کے طریق سے اتصال سند کے ساتھ مسند ابی نعیم اصبہانی کا ذکر کیا ہے۔(۶۶) سید مرتضی زبیدی نے اپنی کتاب کے مقدمے میں مسند ابی حنیفہ لاصبہانی کا ذکر کیا ہے۔(۶۷)

حاجی خلیفہ نے مسانید امام اعظم کے تحت اس مسند کو بھی درج کیا ہے۔(۶۸) شمس الدین ابن طولون نے ''الفہرست الاوسط'' میں اپنی سند کے ساتھ مسند ابی نعیم کا تذکرہ کیا ہے۔(۶۹)

۱۹۔ مسند امام احمدؒ بن محمد کلاعی (م ۴۳۲ھ)

آپ قرطبہ میں سن ۳۹۴ھ میں پیدا ہوئے، پورا نام احمد بن محمد بن خالد خلی کلاعی مقرعی تھا۔ اپنے دور کے بڑے محدثین سے علم حدیث میں فیض حاصل کیا۔ اور امام اعظمؒ کی مسند کو جمع کیا ہے۔

امام خوارزمی نے اپنے چار شیوخ کے طرق سے اتصال سند کے ساتھ امام احمد کلاعی کی سند کا تذکرہ کیا ہے(۷۰)

حاجی خلیفہ نے بھی امام احمد کلاعی کی مسند امام اعظم کا ذکر کیا ہے(۷۱) امام صالحی شامی نے اپنے دو شیوخ سے اتصال سند کے ساتھ روایت کرتے ہوئے مسند امام ابی حنیفہ کا تذکرہ کیا ہے۔(۷۲)

۲۰۔ مسند امام ابوالحسن ماوردیؒ (م ۴۵۰ھ)

آپ کی ولادت ۳۶۴ھ میں ہوئی۔ تعلق بصرہ سے تھا، پورا نام ابوالحسن علی بن محمد بن حبیب

ماوردی شافعی ہے۔آپ قاضی القضاۃ کے عہدے پر فائز رہے۔اپنے دور کے بڑے محدثین سے علم حدیث کا اکتساب کیا،آپ کے تلامذہ میں حافظ خطیب بغدادی اور ابوالفضل ابن خیرون قابل ذکر ہیں۔آپ صاحب تصانیف کثیرہ ہیں۔آپ کی مشہورترین تصانیف میں الحاوی، ادب الدنیا والدین اور الاحکام السلطانیہ شامل ہیں۔

آپ کی ایک تالیف مسند ابی حنیفہ بھی ہے۔جس کا ذکر حاجی خلیفہ نے کیا ہے۔اور اپنی ذکر کردہ مسانید میں سے پندرہویں نمبر پر اس کا اندراج کیا ہے۔(۷۳)

۲۱۔مسند امام خطیب بغدادی (م۴۶۳ھ)

آپ کی ولادت ۳۹۲ھ میں ہوئی۔مکمل نام ابوبکر احمد بن علی ثابت بن احمد بن مہدی بغدادی ہے۔آپ نے بہت سے محدثین سے فیض حاصل کیا اور علم کی طلب میں بڑھاپے تک سرگرداں رہے۔آپ کی تصانیف بھی بہت سی ہیں،چند مشہور تصانیف یہ ہیں۔

تاریخ بغداد۔الجامع۔الکفایہ فی علم الروایہ۔المحقق والمفترق۔الفقیہہ والمتفقہ، المکمل فی المھل۔الانباء من الابناء۔

علامہ زاہد الکوثری خطیب بغدادی کی تالیف کردہ مسند امام اعظم کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:

كان الخطيب نفسه حينمارحل الى دمشق استصحب معه مسند ابى حنيفه للخطيب نفسه (٧٤)

جس وقت خطیب بغدادی بہ ذات خود سفر کر کے دمشق تشریف لے گئے تو ان کے ساتھ خود ان کی تالیف کردہ مسند ابی حنیفہ بھی تھی۔

۲۲۔مسند امام عبداللہ بن محمد انصاری (م۴۸۱ھ)

ابو اسماعیل عبداللہ بن محمد بن علی بن محمد انصاری کی ولادت سن ۳۹۶ھ میں ہرات میں ہوئی۔آپ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔آپ نے سیکڑوں محدثین سے علم حدیث حاصل کیا اور پھر اس کی نشر و اشاعت میں زندگی صرف کردی۔آپ نے بہت سی کتابیں بھی تصنیف کیں،چند درج ذیل ہیں۔

ذم الکلام،مناقب الامام احمد،منازل السائرین،الاربعون۔

آپ نے مسند ابی حنیفہ کو بھی تالیف کیا۔اس کا تذکرہ حافظ عبدالقادر بن ابی الوفا قرشی نے کیا ہے۔انہوں نے اپنی کتاب میں نصر بن سیاد کے تعارف میں امام سمعانی کا درج ذیل جملہ لکھا ہے۔وہ فرماتے ہیں:

سمعت منه كتاب الاحاديث التى رواها ابو حنيفه، جمع عبدالله بن محمدالانصارى لجده القاضى صاعد بروايته عنه (۷۵)

میں نے (نصر بن سیار سے) احادیث کی اس کتاب کا بھی سماع کیا ہے جنہیں امام ابو حنیفہ نے روایت کیا ہے جسے عبداللہ بن محمد انصاری نے نصر بن سیار کے دادا قاضی صاعد کے لئے جمع کیا کیوں کہ یہ ان سے روایات کرتے تھے۔

۲۳۔مسند امام حسین بن محمد بن خسرو بلخی (م۵۲۲ھ)

آپ کا پورا نام ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی ہے۔آپ کا تعلق بغداد سے تھا اور آپ ایک بلند پایہ محدث اور ممتاز عالم ہیں۔آپ نے امام اعظم ابو حنیفہ کی مسند کو جمع کیا ہے۔

امام خوارزمی نے اپنے تین شیوخ کے ذریعے متصل طرق کے ساتھ مسند ابن خسرو کا تذکرہ کیا ہے۔(۷۶) حافظ ابو عبداللہ ابن نجار نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ ابن خسرو نے امام ابو حنیفہ کی مسند کو جمع کیا ہے۔(۷۷) حافظ ذہبی نے بھی امام ابن خسرو کی مسند امام اعظم کو جمع کرنے کا ذکر کیا ہے۔(۷۸) اسی طرح امام عبدالقادر بن ابی الوفا قرشی نے بھی امام ابن خسرو کے مسند ابی حنیفہ کو جمع کرنے کا ذکر کیا ہے۔(۷۹)

۲۴۔مسند امام محمد بن عبدالباقی انصاری (م۵۳۵ھ)

ابوبکر محمد بن عبدالباقی بن محمد بن عبداللہ خزرجی سلمی انصاری کی ولادت ۴۴۲ھ میں ہوئی۔

امام خوارزمی نے اپنے چار شیوخ سے متصل استاد کے ساتھ قاضی ابوبکر کی مسند امام اعظم ابو حنیفہ کا تذکرہ کیا ہے۔(۸۰) علامہ زبیدی نے بھی قاضی صاحب کی مسند کو شمار کیا ہے،(۸۱) حاجی خلیفہ نے بھی قاضی ابوبکر کی مسند ابو حنیفہ کا ذکر کیا ہے۔(۸۲) امام صالحی شامی نے اپنے شیخ ابوالفضل عبدالرحیم بن محمد الاجاقی کے طریق سے متصل مسند کے ساتھ قاضی ابوبکر انصاری کی مسند کا ذکر کیا ہے۔(۸۳)

۲۵۔مسند امام ابن عساکر دمشقی (۵۷۱ھ)

ابو القاسم علی بن حسن بن ھبۃ اللہ بن عبداللہ شافعی المعرف ''ابن عساکر'' دمشق کے بلند پایہ'' حافظ حدیث ہیں۔آپ کی ولادت ۴۹۹ھ مین ہوئی۔اپنے دور کے بڑے بڑے علمی مراکز کا سفر کر کے علم حاصل کیا،ان کے شیوخ کی تعداد ۱۳۰۰ سے زائد ہے جن میں ۸۰ سے زائد خواتین ہیں۔آپ ''تاریخ مدینۃ دمشق'' اور دیگر کتب کے مصنف ہیں۔(۸۴) حافظ ذہبی نے امام ابن عساکر کی کتب کے ذیل میں ان کی ''مسند ابی حنیفہ'' کا بھی تذکرہ کیا ہے۔(۸۵)

ان کی ایک تصنیف ''تاریخ دمشق الکبیر'' میں ان کے تعارف میں بھی ان کی مسند ابی حنیفہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔(۸۶)

۲۶۔مسند امام علی بن احمد رازی (۵۹۸ھ)

آپ کا نام علی بن احمد بن مکی رازی ہے،لقب حسام الدین،آپ نے حدیث کا سماع عمر بن بدر موصلی سے کیا۔(۸۷)اس کے بعد دمشق میں سکونت اختیار کی اور درس وتدریس کے سلسلے سے منسلک ہوگئے۔آپ نے مسند امام اعظم کی تالیف بھی کی جس کا تذکرہ ترکی کے نامور فاضل پروفیسر فواد سیزگین نے امام اعظم کی مسانید کا تذکرہ کرتے ہوئے آٹھویں نمبر پر کیا ہے۔وہ تحریر کرتے ہیں۔

عن حسام الدین علی بن احمد بن کلی الرزای (المتوفی ۵۹۸ھ/۱۲۰۱م)
انظر برو کلمان ملحق ۱/۶۴۹(۸۸)

یہ مسند حسام الدین علی بن احمد بن کلی رازی (م ۵۹۸ھ/ ۱۲۰۱ء) سے مروی ہے۔
بروکلمان کا ضمیمہ نمبر ۱/ ۶۴۹ دیکھیں۔

۲۷۔مسند امام ابوعلی البکری (م ۶۵۶ھ)

صدر الدین ابوعلی حسن محمد بن ابی الفتوح محمد بن محمد بن عمروک بن محمد بن عبداللہ قریشی تیمی البکری کا سن ولادت ۵۷۴ھ ہے۔آپ دمشق میں پیدا ہوئے،آپ کا نسب حضرت ابوبکر سے جا ملتا ہے۔علم حدیث کے جلیل القدر عالم اور صاحب تصانیف ہیں۔''اربعی البلدان'' اور ''ذیل تاریخ دمشق'' آپ کی مشہور عالم تصانیف ہیں۔

محدث شام امام صالحیؒ نے اپنے شیخ ابوالفضل بن ابی بکر شافعی کے متصل طریق سے حافظ ابوعلی البکری کی مسند ابی حنیفہ کا ذکر کیا ہے۔(۸۹) حافظ شمس الدین ابن طولون نے بھی امام ابوعلی کی مسند ابوحنیفہ کو روایت کیا ہے۔(۹۰)

۲۸۔مسند امام شمس الدین سخاویؒ (م۹۰۲ھ)

حافظ سخاویؒ کا تعلق مصر سے تھا، آپ ۸۲۱ھ میں قاہرہ میں پیدا ہوئے، پورا نام شمس الدین ابوالخیر محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن ابی بکر عثمان بن محمد تھا۔

آپ ایک جلیل القدر محدث اور نامور مورخ ہیں۔آپ نے بڑے بڑے محدثین سے علم حدیث حاصل کیا ہے۔آپ نے ۲۰۰ سے زائد مشہور ومفید کتب تصنیف کیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

المقاصد الحسنة فی الاحادیث المشتهرة علی الالسنة، العنایة فی شرح الهدایة، فتح المغیث بشرح الفیة الحدیث، الضوء اللامع فی اعیان القرن التاسع، التوبیخ لمن ذم اهل التاریخ،

حافظ شمس الدین سخاویؒ نے ''الضوء اللامع'' میں اپنی تصانیف کا تذکرہ کیا ہے۔اس میں انہوں نے امام اعظم ابوحنیفہؒ سے مروی احادیث پر مشتمل اپنی کتاب ''التحفة المنیفة فیما وقع له من حدیث الامام ابی حنیفة'' کو بھی شامل کیا ہے۔(۹۱)

۲۹۔مسند امام عیسیٰ بن محمد ثعالبی

امام الحرمین الشریفین عیسی بن محمد بن محمد بن احمد عامر کی ولادت مراکش کے شہر زواوہ میں ۱۰۲۰ھ میں ہوئی۔لقب جاراللہ تھا اور کنیت ابوکلثوم، ولد بومہری ہے۔ابتدائی علوم و درس مراکش میں حاصل کئے اور پھر علمی استفادے کے لئے مختلف ممالک کا سفر کیا۔آپ کی بہت سی تصانیف ہیں، کچھ کے نام درج ذیل ہیں۔

تحفة الاکیاس فی حسن الظن بالناس، کنز الروایة، رسالة فی مضاعفة ثواب هذه الأمة، منتخب الاسانید،

آپ کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ آپ نے امام اعظم ابوحنیفہؒ کی احادیث کو کتابی شکل میں مرتب کیا۔حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ لکھتے ہیں:

محدث ثعالبی نے امام ابوحنیفہ کی مسند کو تالیف کیا۔اس میں وہ متصل اسناد کے ساتھ عنعنہ سے امام ابوحنیفہ تک احادیث لائے ہیں۔اس سے ان لوگوں کا دعویٰ باطل ہو گیا جو تابعین کے دور میں عدمِ اتصالِ سند کا دعویٰ کرتے ہیں۔(۹۲)

ڈاکٹر فواد سیزگین اس کے متعلق تحریر کرتے ہیں:

یہ مسند سید عیسیٰ بن محمد ثعالبی (متوفی آٹھویں صدی ہجری) سے مروی ہے۔مکتبہ کوبریل استنبول کا مخطوطہ نمبر ۴۲۰ ہے (یہ مسند ۲۷ اوراق پر مشتمل ہے، ۱۲۷ صدی ہجری)۔(۹۳)

ڈاکٹر فواد کو امام ثعالبی کے سن وفات میں التباس ہوا ہے۔

یہ وہ تمام ۲۹ مسانید امام اعظم ہیں جن کا ابھی تک ثبوت ملا ہے۔اور ان کا اتنی بڑی تعداد میں ہونا امام اعظم کی محدثانہ حیثیت کی ایک ناقابل تردید دلیل ہے۔

ہمارے ہاں آج کل مسانید امام اعظم متداول نسخہ دراصل امام حارثی رحمۃ اللہ کا جمع کردہ ہے۔جس میں انہوں نے حضرت امام اعظمؒ کے شیوخ کے لحاظ سے روایات کو جمع کیا ہے۔علامہ حصکفیؒ نے ان روایات میں سے مکرر روایات کو حذف کیا ہے اور مولانا عابد سندھی رحمہ اللہ نے اسے ابواب فقہیہ اور کتب احادیث کے مطابق مرتب کیا ہے۔اس طرح آج کل متداول نسخہ انتہائی مرکب اور استفادے کی آسان ترین صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے۔گذشتہ چند سالوں سے وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے بھی اسے اپنے نصاب میں شامل کرلیا ہے۔

فقہی ابواب کے اعتبار سے مسند میں روایت کردہ احادیث

ذیل میں مسند امام اعظم میں روایت کردہ احادیث کا ایک اجمالی جائزہ پیش خدمت ہے، جنہیں ابواب فقہیہ کے تحت روایت کیا گیا ہے،اس طرح کتاب پر ایک اجمالی نظر ڈالی جاسکتی ہے کہ اس کتاب میں کس موضوع پر حضرت امامؒ سے مروی احادیث کتنی ہیں۔

کتاب الایمان والاسلام والقدر والشفاعۃ	۳۰
کتاب العلم	۱۱
کتاب الطہارۃ	۳۹
کتاب الصلوٰۃ	۱۱۷

کتاب الزکوٰۃ	۳
کتاب الصوم	۱۹
کتاب الحج	۳۷
کتاب النکاح	۲۵
کتاب الاستبراء	۱
کتاب الرضاع	۲
کتاب الطلاق	۱۵
کتاب النفقات	۲
کتاب التدبیر	۳
کتاب الایمان	۷
کتاب الحدود	۶
کتاب الجهاد	۷
کتاب البیوع	۲۳
کتاب الرھن	۱
کتاب الشفعۃ	۳
کتاب المزارعۃ	۲
کتاب الفضائل	۳۴
کتاب فضل امتہ	۶
کتاب الاطعمۃ والاشربۃ والضحایا	۲۴
کتاب اللباس والزینۃ	۸
کتاب الطب وفضل المرض والرقی	۱۳
کتاب الادب	۳۲
کتاب الرقاق	۳
کتاب الجنایات	۳
کتاب الاحکام	۱۰

کتاب الفتن	۳
کتاب التفسیر	۱۵
کتاب الوصایا والفرائض	۶
کتاب القیامۃ وصفۃ الجنۃ	۳

اس طرح احادیث کی کل تعداد ۵۲۳ ہوئی۔ سب سے زیادہ روایات جس باب کے تحت نقل کی گئیں وہ کتاب الصلوٰۃ ہے، جب کہ کتاب الاستبراء اور کتاب الرھن کے ابواب میں صرف ایک ایک روایت نقل کی گئی۔

مسند امام اعظم میں (بہ لحاظ تعداد مرویات) مذکور احادیث کے راوی صحابہ کرام کی اجمالی فہرست

اسم صحابی	تعداد روایات
ا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما	۷۹
۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا	۵۳
۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	۴۹
۴۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ	۴۳
۵۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ	۴۱
۶۔ حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ	۲۸
۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ	۲۳
۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ	۲۲
۹۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ	۲۱
۱۰۔ حضرت حذیفہ بن ایمان رضی اللہ عنہ	۱۲
۱۱۔ حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا	۱۲
۱۲۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ	۷
۱۳۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ	۷
۱۴۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ	۶

۱۵۔سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	۵
۱۶۔حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ	۴
۱۷۔حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ	۴
۱۸۔حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ	۴
۱۹۔حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ	۴
۲۰۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ	۳
۲۱۔حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ	۳
۲۲۔حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ	۳
۲۳۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ	۲
۲۴۔حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ	۲
۲۵۔حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ	۲
۲۶۔حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ	۲
۲۷۔حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ	۲
۲۸۔حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ	۲
۲۹۔حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا	۲

ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ درج ذیل صحابہ کرام سے مسند امام اعظم میں صرف ایک ایک روایت نقل کی گئی ہے۔اسمائے کرام یہ ہیں:

حضرت اسامہ بن زید، حضرت اسامہ بن شریک، حضرت ثوبان، حضرت جعفر بن ابی طالب، حضرت زید بن ثابت، حضرت بسرہ بن معبدالجہنی، حضرت سعد بن عبادہ، حضرت سعید بن زید، حضرت طلحہ بن عبیداللہ، حضرت عبداللہ بن انیس، حضرت عامر بن ربیعہ، حضرت عبداللہ بن ابی روفی، حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی، حضرت عبداللہ بن شداد، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عبداللہ بن مغفل، حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی، حضرت عثمان بن نعمان، حضرت عدی بن حاتم، حضرت عطیہ قرظی، حضرت قطبہ بن مالک، حضرت واثلہ بن اسقع، حضرت ابوہریرہ بن نیار، حضرت ابوبکرہ، حضرت ابودرداء، حضرت ابوعامر الثقفی، حضرت ابومسعود

انصاری، حضرت امیمہ بنت رفیقہ، حضرت حفصہ، حضرت عائشہ بنت عجرد، حضرت ام سلیم، رضی اللہ عنہم ورضی اللہ عنہن۔

اس فہرست سے یہ واضح ہوا کہ کل ۶۰ صحابہ سے مسند کی ۴۷۸ روایات مروی ہیں جب کہ بقیہ ۴۵ مرویات میں مراسیل اور نامعلوم الاسم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایات شامل ہیں۔

مسند امام اعظم میں وحدانیات

مسند امام اعظم کی سب سے بڑی خصوصیت اس میں روایت کردہ وہ احادیث ہیں جنہیں وحدانیات کا درجہ حاصل ہے۔ ان روایات میں حضرت امام اعظم اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صرف ایک واسطہ ہے اور وہ بھی صحابی کا۔

ذیل میں ان احادیث کا مع راوی ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی رضی اللہ عنہ۔ یہ حدیث باب ماجاء فی فضل بن تفقہ فی دین اللہ کے تحت درج کی گئی ہے۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی۔ یہ حدیث باب ماجاء فی من بنی للہ مسجداً کے تحت ذکر کی گئی ہے۔

۳۔ حضرت عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا۔ یہ حدیث باب ماجاء فی الجراد کے تحت درج کی گئی ہے۔ (کتاب الاطعمۃ والاشربہ میں)

۴۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ۔ اس حدیث کو باب ماجاء فی لم یولدلہٗ ولد کے تحت درج کیا گیا ہے۔

۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔ یہ حدیث باب ماجاء فیمن دل علی خیرٍ کے تحت مندرج ہے۔

۶۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔ یہ حدیث باب ماجاء فی اغاثۃ اللھفان کے تحت درج کی گئی ہے۔

۷۔ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ۔ اس حدیث کو باب ما قیل فی حب الرجل الشئی کے تحت ذکر کیا گیا ہے۔

۸۔ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ۔ یہ حدیث باب النھی عن الشماتۃ کے تحت درج کی

گئی ہے۔

ان آٹھ روایات میں سے جو سات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کی گئیں، صرف دو کے بارے میں کچھ اشتباہات ہو سکتے ہیں کہ آیا ان کے سلسلے میں حضرت امام رحمہ اللہ کو سماع حاصل ہوا تھا یا نہیں۔ پہلی حضرت جابر بن عبداللہ والی روایت: اس میں حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت امام اعظمؒ کے درمیان سماع ثابت ہونے کے سلسلے میں اشتباہات سامنے آتے ہیں۔ کیوں کہ حضرت جابر بن عبداللہ کے سن وفات اور حضرت امام اعظمؒ کے سن ولادت کو سامنے رکھتے ہوئے اس بات کے امکانات کم ہو جاتے ہیں کہ حضرت امامؒ کی ان سے ملاقات ہوئی ہو۔ دوسری حضرت عائشہ بنت عجرد والی روایت، اس لئے کہ ان کے تفصیلی حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

بقیہ ۶ روایات کے بارے میں یہ بات یقینی ہے کہ ان میں حضرت امام اعظم اور حضور نبی کریم ﷺ کے مابین صرف صحابی کا واسطہ ہے اس طرح ان روایات کو وحدانیات کا درجہ حاصل ہے جو امہاتِ کتب حدیث کو بھی حاصل نہیں ہے اس لئے کہ مؤطا امام مالک کی سب سے عالی سند روایت ثنائی ہے اور اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح بخاری کی عالی سند روایت ثلاثی ہے۔ واضح رہے کہ بخاری شریف میں کل ۲۲ ثلاثی روایات نقل کی گئی ہیں۔

مسانید امام ابی حنیفہ کی تعلیقات، اختصارات

مسانید امام اعظم صدیوں تک محدثین کے درمیان متداول رہیں اور انہوں نے شہرت دوام حاصل کی۔ ان مسانید کی شروحات وتعلیقات لکھی گئیں، اسے فقہی ترتیب پر مرتب کیا گیا، جمع کیا گیا، اختصار کیا گیا، زوائد کو حذف کیا گیا، اور ان کے رجال پر کلام بھی کیا گیا۔ امام خوارزمی نے امام ابو حنیفہؒ کی تمام مسانید کو جامع المسانید کے نام سے ایک کتاب میں جمع کیا۔ اس کتاب کے مقصد تالیف کے بارے میں امام خوارزمی مقدمے میں تحریر فرماتے ہیں:

> واستخرجته فی جمع هذه المسانید علی ترتیب ابواب الفقه فی اقرب ْحد (۹۴)

اس کے مخطوطے مصر، ہندوستان اور ترکی میں موجود ہیں (۹۵) اس کتاب کی ایک شرح حافظ زین الدین قاسم بن قطلو بغا (م ۸۹۷ھ) نے تحریر کی۔ ایک اور شرح حافظ سیوطیؒ نے بھی التعلیقۃ المنقیۃ علی مسند ابی حنیفہ کے نام سے تحریر کی۔ امام شرف الدین اسماعیل بن عیسی بن دولۃ

الامشانی (م۸۸۲ھ) نے اس کو مختصر کیا اور اس کا نام اختصار اعتماد المسانید فی اختصار بعض رجال الاسانید رکھا۔ اس کا ایک اور اختصار امام احمد بن ضیاء محمد القرشی تھی (م۸۵۴ھ) نے المستند فی مختصر المسند کے نام سے بھی کیا ہے۔ انہوں نے مکررات اور امام خوارزمی سے امام ابوحنیفہ تک کی اسناد کو حذف کیا ہے۔ (۹۶)۔ تیسرا اختصار امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل حنفی نے کیا اور اسے مختصر المسند کا نام دیا۔ حافظ الدین محمد بن محمد بن کروالی المعروف بالبزازیہ (م۸۲۷ھ) نے سماع مسند پر جامع المسانید کے زوائد پر ایک کتاب تالیف کی اور اس کا نام زوائد مسند ابی حنیفہ تجویز کیا۔ (۹۷)

بعد کی صدیوں میں سید مرتضیٰ زبیدی (م۱۲۰۵ھ) میں عقود الجواہر المنفیۃ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ کے نام سے کتاب تالیف کیا اور اس میں ان احادیث کو روایت کیا ہے جو امام اعظم سے مروی ہیں اور ائمہ ستۃ نے اپنی مشہور کتب میں ان کی موافقت کی ہے اور اسے ابواب فقہیہ کے مرتب کیا۔ یہ کتاب پہلی مرتبہ ۱۳۰۹ھ میں قسطنطنیہ سے شائع ہوئی۔ اس کے بعد دیگر بہت سے ممالک بہ شمول پاکستان سے بھی شائع ہوئی۔

مسند امام اعظمؒ کا اختصار کرنے والے حضرات

۱۔ محمد بن عباد الخلاطی (۶۵۲۲ھ) نے مسند ابی حنیفہ کا اختصار کیا اور اسے مقصد المسند کا نام دیا۔ اسے ابن قطلو بغا قرشی اور حاجی خلیفہ نے ذکر کیا ہے۔ (۹۸)

مولانا عبدالرشید نعمانیؒ کی تحقیق کے مطابق یہ اختصار دراصل مسند حارثی کا ہے نہ کہ جامع المسانید کا جیسا کہ حاجی خلیفہ کا خیال ہے۔ اس لئے کہ خوارزمی اور محمد بن عباد خلاطی معاصر ہیں اور ابن عباد الخلاطی کا انتقال خوارزمی سے پہلے ہوا۔

۲۔ حافظ قاسم بن قطلو بغا الحنفی نے امام ابوحنیفہؒ کی احادیث کے سلسلے میں بہت زیادہ عملی خدمات انجام دیں، آپ نے مسند کی تبویب و اختصار بھی کیا ہے۔ آپ کی اس فن میں تالیف شدہ کتب درج ذیل ہیں۔

۱۔ ترتیب مسند ابی حنیفہ لابن المغری۔ ۲۔ تبویب مسند الامام ابی حنیفہ للحارثی۔ ۳۔ الامالی علی مسند ابن حنیفہ (۲ جلدیں)، (مخطوطہ اوقاف لائبریری بغداد میں حدیث نمبر۱۸۷ کے تحت موجود ہے۔) ۴۔ شرح جامع المسانید للخوارزمی۔ ۵۔ رجال مسند الامام ابی حنیفہ۔

۳۔علامہ صدر الدین موسیٰ بن زکریا بن ابراہیم بن محمد بن صاعد الحصکفیؒ (م۵۸۰ھ) نے بھی مسند حارثی کا اختصار کیا ہے۔ یہ اختصار محدثین کے حلقوں میں بہت مشہور ہوا۔ اس اختصار میں انہوں نے اس بات کا التزام کیا ہے کہ حماد بن ابی حنیفہ کی امام اعظم رحمہ اللہ سے روایت کردہ تمام احادیث کا احاطہ ہو جائے، اس سلسلے میں انہوں نے حماد سے روایت شدہ بعض احادیث کو مسند ابن خسرو سے بھی لے کر اس میں شامل کیا ہے۔ مگر یہ احادیث چند ہی ہیں۔(۹۹)

۴۔حافظ عمر بن احمد بن الشماع الحلبی نے ''لقط المرجان من مسند ابی حنیفہ النعمان'' کے نام سے مسند امام اعظم سے احادیث کا انتخاب کر کے اس کا اختصار کیا ہے۔ حاجی خلیفہ نے اسے کشف الظنون میں ذکر کیا ہے۔(۱۰۰)

۵۔حافظ جمال الدین ابو الثناء محمود بن احمد بن مسعود بن عبدالرحمٰن دمشقی قونوی المعروف بابن السراج نے مسند ابی حنیفہ للحارثی پر دو کتابیں تحریر کیں۔ ان میں سے پہلی کتاب اختصار ہے اور دوسری شرح ہے۔ یہ مختصر ۳۳ ابواب پر مشتمل ہے اور ابواب فقیہہ کی ترتیب پر ہے۔ اس مختصر کا نام المعتمد ہے۔

اس کی شرح انہوں نے المستند فی شرح المعتمد کے نام سے تحریر کی جس میں انہوں نے احادیث کی شرح اور ان سے مسائل فقیہہ کے استدلال کی کیفیت بیان کی۔

۶۔احمد بن ابراہیم تیرہویں صدی ہجری کے علما میں سے ہیں۔ ان کا اختصار شدہ نسخہ مولانا عبدالرشید نعمانیؒ کے کتب خانے میں موجود تھا، جس کا تذکرہ مولانا عبدالشہید نعمانی نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے مسند الامام ابی حنیفہ میں کیا ہے۔ یہ مجموعہ دراصل مسند ابن خسرو اور مسند حارثی کا اختصار ہے۔ اس کے پہلے صفحے پر یہ عبارت تحریر ہے۔

مسند الامام ابی حنیفہ النعمان بن ثابت بن زوطی الکوفی رضی اللہ عنہ بمنہ و کرمہ،

اسے احمد بن ابراہیم نے ۱۲۴۳ھ میں جمع کیا اور اس کے تحریر کنندہ محمد صدیق افغانی ہیں۔ یہ مجموعہ مختصر بن خسرو سے شروع ہوتا ہے اور اس کی ابتدا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہوتی ہے اور انتہا ابو حنیفہؒ کی ابی سوار عن ابی حاضر سے روایت کردہ احادیث پر ہوتی ہے۔ اس کے بعد مسند حارثی کا اختصار ہے اور اس کی ابتدا میں مسند عطاء عن یوسف بن ماھک سے ہے اور آخر میں احادیث ابی حنیفہ عن نافع عن ابن عمر مذکور ہیں۔ یہ مجموعہ ۱۹۲ صفحات پر مشتمل

ہےاور جلی قلم سے لکھا گیا ہے۔اسے محمد صدیق افغانی نے مکتبہ خدیویہ مصر سے نقل کیا تھا۔(۱۰۱)

شروحات

۱۔شرح الملاعلی القاری

ملاعلی قاری نے امام حصکفی کی اختصار شدہ مسند امام اعظم کی شرح لکھی اور اسے مسند الانام فی شرح مسند الامام کا نام دیا۔یہ کتاب مطبعہ مجتبائی ہندوستان سے سن ۱۳۱۲ھ میں طبع ہوئی۔

۲۔تنسیق النظام فی مسند الامام

یہ بات واضح رہے کہ امام حصکفی کی اختصار شدہ مسند امام اعظم کو فقہی ابواب پر مرتب کرنے کا کام ملا عابد السند نے انجام دیا تھا۔

اس کے بعد ہندوستان کے محدث محمد حسن السنبھلی نے تنسیق النظام فی مسند الامام کے نام سے اس کی ایک عظیم الشان شرح لکھی جس سے آج کل کے طلبا وعلما بھی استفادہ کررہے ہیں۔یہ شرح پہلی مرتبہ ۱۳۰۵ھ میں ہندوستان سے شائع ہوئی۔

۳۔المواهب اللطيفة

ملا عابد سندھیؒ نے بھی امام حصکفیؒ کی اختصار شدہ مسند امام اعظم کی شرح تحریر کی۔جس کا نام انہوں نے المواہب اللطیفہ فی الحرم المکی علی مسند ابی حنیفہ تحریر کیا۔اس کتاب کا قلمی نسخہ صوبہ سندھ میں پیر جھنڈو کی لائبریری میں موجود ہے اور وہیں پر مولانا عبدالرشید نعمانیؒ نے اس کا مطالعہ کیا۔ ان کی رائے اس کتاب کے بارے میں یہ ہے کہ یہ ایک بے نظیر و بے مثال شرح ہے،جس کی مثال شروح حدیث میں علامہ ابن حجر رحمہ اللہ کی فتح الباری کے بعد نہیں ملتی۔

۴۔تنوير السند فی ايضاح رموز المسند

یہ مسند امام اعظم کی شرح ہے جو عثمان بن یعقوب بن الحسین بن مصطفیٰ الکوفی (م ۱۱۶۶ھ) نے تالیف کی تھی۔(۱۰۲)

اس کے علاوہ شیخ محمد ادریس بن عبدالعلی النکرامی نے **تحصیل المرام بتبویب مسند الامام** کے نام سے مسند امام اعظم کی تبویب کی ہے۔ایک اور کتاب **تراجم رجال مسند ابن خسرو** کے نام سے بھی موجود ہے جسے حافظ ابوعبداللہ محمد بن حمزہ الحسینی نے اپنی کتاب **التذکرہ برجال العشرۃ** میں جمع کردیا ہے۔(۱۰۳)

اردو میں تراجم وشروحات مسند امام اعظم

ذیل میں ہمارے دائرۂ علم میں آنے والے مسند امام اعظم کے اردو تراجم اور شروحات کی کتابیات پیش کی جارہی ہیں۔

۱۔ مسند ابی حنیفہ/ مترجم، مولوی حبیب الرحمٰن ابن مولانا احمد علی محدث سہارنپوری/ لکھنو، یوسفی پریس/ ۱۳۱۸ھ/ ۴۳۸ص، (محمد عابد بن قاضی محمد مراد سندھی نے فقہی ترتیب سے ابواب میں مرتب کی ہے)۔

۲۔ مسند امام اعظم (اردو ترجمہ مع عربی)/ کراچی، کلام کمپنی، ۱۹۶۶ء

۳۔ مسند امام اعظم (تراجم اردو)/ لاہور، مطبع نبوی، ۱۹۳۸ء

۴۔ مسند امام اعظم/ مترجم: مولانا خورشید احمد/ لاہور، ادارہ نشریات اسلام ۱۹۸۶ء/ ۴۵۳ص

۵۔ مسند امام اعظم/ مترجم: مولانا دوست شاکر سیالوی/ لاہور، حامد اینڈ کمپنی، ۱۹۸۰ء/ ۴۲۴ص۔ (دوسرا ایڈیشن۔ ۱۹۹۱ء/ ۳۹۳ص)

۶۔ مسند امام اعظم/ مترجم: مولانا سعد حسن/ کراچی، مطبع سعیدی، قرآن محل (باہتمام مولوی محمد سعید)، ۱۳۷۷ھ۔ ۱۹۵۶ء/ ۴۴۸ص

۷۔ مسند امام اعظم (مترجم عکسی)/ لکھنو، الفرقان بک ڈپو، ۱۹۹۲ء

۸۔ مسند امام اعظم/ مترجم مولانا خورشید عالم/ مطبوعہ لاہور، ۱۹۸۵ء/ (بہ روایت حصکفی)

۹۔ ترجمہ مسند الامام ابی حنیفہ/ جامع: قاضی ابوالمؤید محمد بن خوارزمی/ مترجم: مولانا احمد علی سہارنپوری/ لکھنو، مطبع نول کشور، س۔ن/ ۱۴۸ص۔

۱۰۔ ترجمہ مسند امام اعظم/ دہلی، مطبع مصطفائی، ۱۹۳۵ء

۱۱۔ ترجمہ مسند امام اعظم/ لاہور، مطبع مجیدی، ۱۳۳۰ھ

۱۲۔ مسند ابی حنیفہ/ مترجم، مولوی حبیب الرحمٰن بن مولانا احمد علی محدث سہارنپوری/ دہلی، مطبع فاروقی

۱۳۔ الطریق الاسلم اردو شرح مسند الامام الاعظم/ مولانا محمد ظفر اقبال/ لاہور، مکتبہ رحمانیہ، ۲۰۰۸ء/ ۵۵۲ص

حوالہ جات

۱۔ خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد (م ۴۶۳ھ)، تاریخ بغداد۔ بیروت، دار الکتب العلمیہ: ج ۱۳، ص ۳۲۶

۲۔ شیرازی، ابواسحاق/ ابراہیم بن علی بن یوسف (م ۴۷۶ھ)۔ طبقات الفقہاء۔ بیروت، دار القلم: ج ۱، ص ۸۷

۳۔ موفق، ابن احمد بن محمد مکی (م ۵۸ھ)۔ مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ۔ کوئٹہ، مکتبہ اسلامیہ، ۱۴۰۷ھ: ج ۱، ص ۳۹

۴۔ خوارزمی، ابو المؤید محمد بن محمود (م ۶۶۵ھ)۔ جامع المسانید للامام ابی حنیفہ۔ بیروت، دار الکتب العلمیہ: ج ۱، ص ۳۲

۵۔ کردری، محمد بن محمد بن شہاب ابن بزاز (م ۸۲۷ھ)۔ مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ۔ کوئٹہ، مکتبہ اسلامیہ، ۱۴۰۷ھ: ج ۱، ص ۶۸

۶۔ تاریخ بغداد: ج ۱۳، ص ۳۲۵

۷۔ تاریخ بغداد: ج ۱۳، ص ۳۲۵۔

☆ ابن عبد البر، ابوعمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (م ۴۶۳ھ)۔ جامع بیان العلم وفضلہ۔ بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۸ھ: ج ۲، ص ۲۸۹

۸۔ قرشی، عبد القادر بن محمد بن محمد ابن ابی الوفاء مصری (م ۷۷۵ھ)۔ الجواہر المضیئۃ فی طبقات الحنفیہ۔ بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۶ھ: ص ۴

۹۔ طبقات الفقہاء: ج ۱، ص ۸۷

۱۰۔ عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن احمد کنانی (م ۸۵۲ھ)۔ المعجم المفہرس۔ بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۵ھ: ص ۳۷۳ تا ۳۷۸

۱۱۔ مرتضی زبیدی، سید ابوالفیض محمد بن محمد حسینی (۱۲۰۵ھ)۔ عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ مما وافق فیہ الائمۃ الستۃ او احدھم۔ کراچی، ایچ ایم سعید کمپنی: ج ۱، ص ۵

۱۲۔ خوارزمی: جامع المسانید للامام ابی حنیفہ: ج ۱، ص ۴

۱۳۔ صالحی، ابوعبد اللہ محمد بن یوسف صالحی دمشقی (م ۹۴۲ھ)۔ عقود الجمان فی مناقب لامام اعظم ابی حنیفہ النعمان۔ کراچی، مکتبہ الشیخ س۔ن: ص ۳۲۲۔۳۳۴

۱۴۔ شامی ابن عابدین، محمد امین بن عمر بن عبد العزیز (م ۱۲۵۲ھ۔ عقود اللآلی فی اسانید العوالی۔ دمشق،

مطبعۃ المعارف، ۱۳۰۲ھ: ص۱۲۵

۱۵۔ خوارزمی، جامع المسانید: ج۱ص۷۵

۱۶۔ المعجم المفہرس: ص۳۷۳

۱۷۔ عقود الجمان: ص۳۳۰

۱۸۔ جامع المسانید: ج۱ص۷۵

۱۹۔ عقود الجمان: ص۳۲۹

۱/۱۹۔ الجواہر المضیۃ/ص۴۳۹

۲/۱۹۔ افغانی، ابوالوفاء۔ مقدمہ کتاب الآثار: شیخوپورہ، المکتبۃ الاثریۃ، سانگلہ ہل، س۔ن۔ص(د)

۲۰۔ جامع المسانید: ج۱ص۷۵

۲۱۔ جامع المسانید: ج۱ص۷۶۔۷۷

۲۲۔ عقود الجمان: ص۳۳۰ تا ۳۳۳

۲۳۔ جامع المسانید: ج۱ص۷۳

۲۴۔ حاجی خلیفہ، مصطفیٰ بن عبداللہ قسطنطینی رومی (م۱۰۶۷ھ)۔ کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون۔ بیروت، دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۳ھ: ج۲ص۶۸۰

۲۵۔ عقود الجمان: ص۳۲۶

۲۶۔ تاریخ بغداد: ج۱ص۲۸۷

۲۷۔ تاریخ بغداد: ج۴ص۴۰۳

۲۸۔ تاریخ بغداد: ج۵ص۴۳۰

۲۹۔ کحالہ، عمر رضا۔ معجم المولفین۔ بیروت، داراحیاء الترت العربی، ۱۳۷۶ھ: ج۱ص۱۲۰

۳۰۔ تاریخ بغداد: ج۵ص۱۴

۳۱۔ ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (۷۴۸ھ)۔ سیر اعلام النبلاء۔ بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ: ج۱۵ص۳۴۰۔۳۴۲

۳۲۔ زاہد الکوثری، محمد (۱۳۷۱ھ)۔ تانیب الخطیب علی ماساقہ فی ترجمۃ ابی حنیفہ من الاکاذیب۔ ملتان، مکتبہ امدادیہ: ص۱۵۶

۳۳۔ تاریخ بغداد: ج۴ص۳۲۷

☆ عسقلانی۔ تعجیل المنفعۃ بزوائد رجال الائمۃ الاربعۃ۔ بیروت دارالکتاب العربی: ص۴۶۰

☆ حمزہ بن یوسف، ابوقاسم جرجانی سہمی (۴۲۸ھ)۔ تاریخ جرجان۔ بیروت، عالم الکتب، ۱۴۰۱ھ: ص۳۸۶

۳۴۔ جامع المسانید: ج ۱، ص ۷
۳۵۔ عقود الجمان: ص ۳۳۳
۳۶۔ جامع المسانید: ج ۱، ص ۷۷
۳۷۔ عقود الجمان: ص ۳۳۳
☆ زیلعی، جمال الدین ابومحمد عبداللہ بن یوسف حنفی (م ۷۶۲ھ)۔ نصب الرایۃ الاحادیث الھدایہ۔ لاہور، دارنشر الکتب الاسلامیہ، ۱۳۵۷ھ: ج ۳، ص ۱۴۰
۳۸۔ جامع المسانید: ج ۱، ص ۷۳
۳۹۔ عقود الجمان: ص ۳۲۷
۴۰۔ عقود الجواہر المنیفۃ: ج ۱، ص ۶
۴۱۔ جامع المسانید: ج ۱، ص ۶۹۔۷۰
۴۲۔ ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (م ۷۴۸ھ)۔ تذکرۃ الحفاظ۔ بیروت، دار الکتب العلمیہ: ج ۳، ص ۸۵۴
۴۳۔ تعجیل المنفعۃ: ص ۵
۴۴۔ عقود الجمان: ص ۳۲۲۔۳۲۳
۴۵۔ عجلونی، ابوالفداء اسماعیل بن محمد بن عبدالہادی بن عبدالغنی (م ۱۱۶۲ھ)۔ کشف الخفاء ومزیل الالباس۔ بیروت، موسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۵ھ: ج ۱، ص ۷۳
۴۶۔ عقود الجمان: ص ۳۲۵
۴۷۔ جامع المسانید: ج ۱ ص ۷۳
۴۸۔ عیسی ایوبی، ملک معظم ابن ابوبکر محمد حنفی (م ۶۲۴ھ)۔ الھم المطیب فی الرد علی الخطیب: ص ۱۰۵
۴۹۔ تعجیل المنفعۃ: ص ۶
۵۰۔ کشف الظنون: ج ۲، ص ۱۶۸
۵۱۔ جامع المسانید: ج ۱ ص ۷۱
۵۲۔ جامع المسانید: ج ۱، ص ۷۰
۵۳۔ جامع المسانید: ج ۲، ص ۴۸۷
۵۴۔ کشف الظنون: ج ۲، ص ۱۶۸۰
۵۵۔ عقود الجمان: ص ۳۲۳
۵۶۔ ابن نقطہ، ابوبکر محمد بن عبدالغنی بغدادی، (۶۲۹ھ)۔ التقیید لمعرفۃ رواۃ السنن والمسانید۔ بیروت، دار الکتب العلمیہ: ص ۲۷

۵۷۔ تعجیل المنفعۃ: ص۶
۵۸۔ تذکرۃ الحفاظ: ج۳، ص۹۷۳
۵۹۔ عقود الجمان: ص۳۳۳، ۳۳۴
۶۰۔ تانیب الخطیب: ص۱۵۶.
۶۱۔ تاریخ بغداد: ج۱۱، ص۲۶۷
☆ سیر اعلام النبلاء: ج۱۶، ص۴۳۲
۶۲۔ تانیب الخطیب: ص۱۵۶
۶۳۔ فواد سیزگین، ڈاکٹر۔ تاریخ التراث العربی: قاہرہ، الھیئۃ المصریۃ، ۱۹۷۱ء: ج۳، ص۴۲
۶۴۔ حارثی، ابو محمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب بخاری (م۳۴۰ھ)۔ مسند ابی حنیفہ: بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۹ھ/ص۱۹، رقم۱
۶۵۔ جامع المسانید: ج۱، ص۷۲
۶۶۔ عقود الجمان: ص۳۲۵
۶۷۔ عقود الجواہر المنیفۃ: ج۱، ص۶
۶۸۔ کشف الظنون: ج۲، ص۱۷۸۱
۶۹۔ تانیب الخطیب: ص۱۵۶
۷۰۔ جامع المسانید: ج۱، ص۷۴
۷۱۔ کشف الظنون: ج۲، ص۱۶۸۱
۷۲۔ عقود الجمان: ص۳۲۸
۷۳۔ کشف الظنون: ج۲، ص۱۶۸۱
۷۴۔ تانیب الخطیب: ص۱۵۶
۷۵۔ الجواہر المضیئۃ فی طبقات الحنفیۃ: ص۴۱۵
۷۶۔ جامع المسانید: ج۱، ص۷۶
۷۷۔ جامع المسانید: ج۲، ص۴۲۵
۷۸۔ سیر اعلام النبلاء: ج۱۹، ص۵۹۲
۷۹۔ الجواہر المضیئۃ: ص۱۴۳
۸۰۔ جامع المسانید: ج۱، ص۷۲
۸۱۔ عقود الجواھر المنیفہ: ج۱، ص۶
۸۲۔ کشف الظنون: ج۲، ص۱۶۸

۸۳۔ عقود الجمان: ص ۳۲۵
۸۴۔ ذہبی، تذکرۃ الحفاظ: ج ۴، ص ۱۳۲۸۔۱۳۲۹
۸۵۔ سیر اعلام النبلاء: ج ۲۰، ص ۵۵۴۔۵۵۷
۸۶۔ ابن عساکر، (م ۵۷۱ ھ)۔ تاریخ دمشق الکبر۔ بیروت، دار احیاء التراث العربی، ۲۰۰۱ھ: ص ۱۱
☆ دیکھئے معجم الادباء۔ یاقوت حموی ۔ ج ۴، ص ۴۴۔ اور دیکھئے الوافی بالوفیات۔ صلاح الدین خلیل صفدی۔ ج ۲۰، ص ۲۱۹
۸۷۔ الجواہر المضیئۃ: ص ۲۳۰
۸۸۔ تاریخ التراث العربی: ج ۳، ص ۴۳
۸۹۔ عقود الجمان: ص ۳۳۴
۹۰۔ تانیب الخطیب: ص ۱۵۶
۹۱۔ سخاوی، الضوء اللامع: ج ۶، ص ۱۶
۹۲۔ شاہ ولی اللہ، انسان العین فی مشائخ الحرمین: ص ۶
۹۳۔ تاریخ التراث العربی: ج ۳، ص ۴۴
۹۴۔ جامع المسانید: ج ۱، ص ۶
۹۵۔ تاریخ التراث العربی: ص ۴۳
۹۶۔ تاریخ التراث العربی: ص ۴۴
۹۷۔ مزید تفاصیل کے لئے کشف الظنون دیکھئے۔
۹۸۔ کشف الظنون: ج ۲، ص ۱۶۸۱
۹۹۔ مقدمۃ المحدث النعمانی علی مسند ابی حنیفۃ للحصکفی: ص ۱
۱۰۰۔ ان کے حالات کے لئے ملاحظہ کیجئے: الکواکب السائرہ: ج ۲، ص ۲۲۴
☆ کشف الظنون: ج ۲۔ ص ۱۵۶۰
۱۰۱۔ نعمانی، عبد الشہید۔ مسند ابی حنیفۃ: اسلام آباد، مجمع البحوث الاسلامیہ، ۲۰۰۰ء: ص ۱۹۲
۱۰۲۔ دیکھئے: فواد، سیر فی مجلۃ معہد مخطوطات ۳: ۲۳۰
۱۰۳۔ مسند ابی حنیفۃ: ص ۱۳